السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل کتاب کے عقیدہ و عمل سے واضح ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں شرک کرتے ہیں تو کیا پھر وہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر 221 کے ذیل میں نہیں آتے؟ جبکہ قرآن میں متعدد مقامات پر یہود و نصاری کو ان شرک کی وجہ سے ملامت کی گئی ہے اوران کا ٹھکانہ جہنم بتایا گیا ہے۔ (مثلاً سورة البینہ سورة مریم وغیرھا)

اسی طرح کئی مقامات پر یہود و نصاری سے دوستی لگانے سے منع کیا گیا ہے بلکہ اپنے بہن بھائی ماں باپ اور رشتہ داروں سے بھی قطع تعلق کرنے کا حکم ہے جب وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں۔ (سورة التوبہ 24-23:)

ازدواجی تعلق ایک معاشرے کی تشکیل میں بنیادی حیثیت کا حامل ہے اب اگر ہم (سورة مائدہ : 5) کی رو سے یہود و نصاری سے ازدواجی تعلق قائم کرتے ہیں تو قرآن میں متعدد آیات جو یہود نصاری کے متعلق نازل ہوئی ہیں انہیں سمجھنے میں پریشانی اور الجھن ہوتی ہے،

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتابیات (اہل کتاب عورتیں) "سورة بقرہ "کی آیت سے سابقہ دلیل کی بناء پر جو کہ سوال میں مذکورہ ہے مستثنیٰ ہیں جب اللہ تعالیٰ نے کتابیہ کو غلط عقیدہ نظریہ نبوت (عیسیٰ علیہ السلام) کو اللہ کا بیٹا ماننے) کے باوجود مستثنیٰ قرار دیا ہے تو ہم بھی اسے عام مشرکات سے مستثنیٰ کریں گے اس لیے کہ تشریح کا اختیار صرف اللہ کو ہے بندوں کو نہیں۔ بندے کا کام اطاعت وفرمانبرداری کرنا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے متعدد قرآنی آیات میں یہود و نصاری کو شرک کی وجہ سے ملامت کی ہے لیکن اس نے اپنی حکمت کاملہ کی بنا پر ان کی عورتوں سے ازدواجی تعلق ہمارے لیے جائز رکھا ہے جسے حرام کرنے کے ہم قطعاً مجاز نہیں مفسر قرطبی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں

۔

وقال بعض العلماء : واما الایتان فلا تعارض بینھا فان ظاھر الفظ الشرک لا یتناول اہل الکتاب لقولہ تعالیٰ : مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ وقال لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ ففرق بینھم فی الفظ وظاھر العطف یقتضی مغایرۃ بین المعطوف والمعطوف علیہ وایضا فاسم الشرک عموم ولیس بنص) (احکام القرآن 3/69

یعنی "بعض علماء نے کہا دونوں آیتوں میں کوئی تعارض نہیں ظاہر لفظ شرک اہل کتاب کو متناول نہیں کیونکہ مشارالیہ قرآنی آیات میں اہل کتاب اور مشرکین کا حرف عطف سے جداگانہ ذکر ہے جو تغایر کا متقاضی ہے اور اسی طرح اسم شرک عام ہے موضوع میں نص نہیں۔ واضح ہو کہ دیگر قرآنی آیات کا تعلق ازدواجی زندگی سے نہیں بلکہ اہل کتاب کے غلط عقائد و نظریات سے ہے جس کی تردید بہر صورت ضروری ہے

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص509

محدث فتویٰ